باب۔۲۹

دعوے اور تنازعات

قرآن: وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

اور انسان جھگڑنے میں ہر چیز سے بڑھ کر ہے،(الکھف:۵۴)۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔

اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ [کمزور اور متفرق ہو کر] بُزدل ہو جاؤ گے اور [دشمنوں کے سامنے] تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی،(الانفال:۴۶)۔

حدیث: میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت کی تلاوت مختلف طریقے سے کرتے ہوئے سنا، تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر نبی کریمؐ کے پاس پہنچا۔ حضورؐ نے دونوں سے سنا اور فرمایا کہ تم دونوں اچھا پڑھتے ہو۔ اور آپؐ نے فرمایا، "اختلاف نہ کرو، اس لیے کہ تم سے پہلی امتوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئیں"۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۵۱)۔

میرے اور ابن ابی حدردؓ کے درمیان قرض پر تنازعہ ہو گیا۔ ہماری اونچی آوازیں سن کر حضورؐ باہر تشریف لے آئے۔ آپؐ نے مجھ سے کہا کہ تُو اپنا قرض آدھا معاف کر دے اور ابن ابی حدردؓ کو حکم دیا کہ تُو باقی قرض فوری لوٹا دے۔ راوی: کعب۔(صحیح بخاری:۲۲۵۸)۔

ایک مرتبہ ایک مسلمان نے اپنے نبی ، محمدؐ کی قسم کھا کر اور ایک یہودی نے اپنے نبی ، موسیٰؑ کی قسم کھا کر ایک دوسرے کو گالی دی۔ مسلمان نے یہودی کو ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ یہودی، آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا اور جو کچھ اس مسلمان کے ساتھ گذرا تھا بیان کر دیا۔ آنحضرتؐ نے اس مسلمان کو بلوایا اور اس سے بھی سب حال سنا۔ اس کے بعد فرمایا، "مجھ کو موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔ اس لیے کہ قیامت کے دن مجھ سمیت سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ پھر پہلے میں ہوش میں آؤں گا اور دیکھوں گا کہ موسیٰؑ ایک کونے میں کھڑے ہوں گے۔ میں نہیں جانتا پہلے میں بے ہوش ہوا تھا یا وہ، یا پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ راویان: ابوہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ۔(صحیح بخاری:۲۲۵۲، ۲۲۵۳)۔

Siddiqui Publications

ابی وقاصؓ کے بیٹے عتبہؓ نے اپنے بھائی سعدؓ کو وصیت کی کہ زمعہؓ کی لونڈی کا بیٹا میرا ہے اور تم اس پر قبضہ کرلینا۔ چناں چہ سعد ابی وقاصؓ نے فتح مکہ کے سال عبداللہ بن زمعہؓ کو پکڑ لیا اور اپنے بھائی کی بات بتائی۔ عبداللہ بن زمعہؓ نے کہا کہ نہیں یہ تو میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے، میرے بستر پر پیدا ہوا ہے، لہٰذا میرا بھائی ہے۔ یہ تنازعہ آنحضرتؐ تک پہنچا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا، "بیٹا بستر والے کا اور زانی کے لیے پتھر"۔ اور پھر فرمایا "عبداللہ بن زمعہ! یہ تمھارا بھائی ہے"۔ اس کے بعد اپنی زوجہ حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ سے فرمایا کہ "اس میں عتبہ بن ابی وقاص سے کافی مشابہت ہے لہٰذا تم اس سے پردہ کرنا"۔ چناں چہ انھوں نے ایسے ہی کیا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۱۹۲۶)۔

اہم فقہی پہلو:

(۱) جھوٹے دعوے اور اپنی پسند یا خواہش پر اصرار، تنازعات کا باعث بنتے ہیں۔

(۲) تنازعات، نہ صرف روز مرہ کے چھوٹے بڑے مختلف سماجی مسائل پر اٹھتے ہیں بلکہ ان کا دائرہ بڑھ کر قومی اور بین الاقوامی مسائل تک جا پہنچتا ہے۔

(۳) مسئلہ چھوٹا ہو یا بڑا، انسان کو اس کا حل نکالنے کے لیے مسلسل کوشاں رہنا ضروری ہے۔

(۴) فقہ میں دعویٰ اس قول کو کہتے ہیں جو قاضی کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا کہ جس سے مقصود "حق" طلب کرنا ہے۔ دعویٰ میں سب سے اہم جو چیز ہے وہ مدعی اور مدعاعلیہ کا تعین کرنا ہے۔ اس میں غلطی کرنا فیصلے میں غلطی کا سبب ہوتا ہے۔ عام لوگ تو اُس کو مدعی جانتے ہیں جو پہلے قاضی کے پاس جاکر دعویٰ کرتا ہے، مگر یہ سطحی اور ظاہری بات بھی ہوسکتی ہے۔

(۵) دعویٰ کی صحت کی کچھ شرائط ہیں، مثلاً: معلوم چیز کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے مجہول چیز کا نہیں، مدعی خود اپنی زبان سے دعویٰ کرے، دعویٰ ثبوت رکھتا ہو۔

(۶) حلف اُٹھانے کی کچھ صورتیں ہیں، مثلاً: بعض اوقات سبب پر قسم کھلاتے ہیں، بعض وقت حاصل پر قسم کھائی جاتی ہے، بعض صورتوں میں مدعی اور مدعاعلیہ دونوں کو قسم کھانا پڑتا ہے۔

(۷) قسم صرف اللہ عزوجل کی کھائی جائے گی۔ غیر خدا کی قسم قابل قبول نہ ہو گی۔

(۸) مدعی اور مدعاعلیہ کے بیانات، گواہوں اور دیگر شواہد کی مکمل تصدیق کے بعد ہی قاضی کسی نتیجے پر پہنچ سکتا ہے۔ اور تنازعات کا فیصلہ ان ہی کی روشنی میں کیا جائے گا۔